REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

الفضل

دو شنبہ

۵ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۶ وفا ۱۳۳۵ھ ش ۱۶ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶۳

خوراک کی تقسیم کا کام فوج کے سپرد کرنے کے معاً بعد مشرقی پاکستان میں چاولوں کی قیمتیں گر گئیں

چاول کے نرخ میں اب تک دس روپے فی من کی کمی آچکی ہے۔

ڈھاکہ ۱۳ جولائی۔ قائم مقام وزیر اعظم جناب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے ضلعوں میں خوراک کی فراہمی اور تقسیم کا کام فوج کے ہاتھوں میں جانے کے ساتھ ہی چاول کی قیمتیں دس روپے فی من کم ہو گئی ہیں۔ جناب چندریگر نے کل شام ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذخیرہ اندوزوں نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ چاول کی قیمتیں اب گرنی شروع ہو جائیں گی۔ اور مزید عرصہ تک چاول اور دوسرے اناج کو ذخیروں کی شکل میں روکنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ فوج کے ہاتھوں چاول کی مناسب تقسیم اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی سے عوام کو یقین ہو گیا ہے کہ صورت حال پر بہت جلد قابو پا لیا جائے گا۔ قائم مقام وزیر اعظم نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ ہر قسم کی بدعنوانیوں کی فوج کو اطلاع دے کر بے قاعدگیوں کو دور کرنے میں مدد دیں۔ انہوں نے کہا اس طرح ہم مشکلات پر قابو پانے میں بہت جلد کامیاب ہو جائیں گے۔ فوجی افسر آجکل اناج کے متعلق اعداد و شمار جمع کر رہے ہیں۔ اور اس امر کا اندازہ لگا رہے ہیں کہ کہاں کہاں اناج رکا پڑا ہے اور اسے کیونکر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ فوج جس خوش اسلوبی سے اس کام کو سر انجام دے رہی ہے میں نے ہر طبقہ سے اس کی تعریف سنی ہے انہوں نے مزید کہا راشن بندی کا سسٹم جاری رہے گا۔ لیکن اس سسٹم کی تمام بے قاعدگیاں دور کر دی جائیں گی۔

تہران ۱۳ جولائی۔ ایران کی دفاعی افواج کے لئے جدید ترین ہتھیار ہوائی اور بحری جہازوں کے ذریعہ ایران پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مری سے آج صبح کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ کل شام کے ساڑھے چھ بجے ربوہ سے لاہور پہنچ گئے تھے رات میں حرارت کچھ زیادہ رہی۔ مگر رات نسبتاً آرام سے گذری آج صبح بھی ابھی تک حرارت ہے مگر انتڑیوں کی سوزش میں کسی قدر کمی محسوس ہوتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

—حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ کمر میں شدید درد ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کے لئے دعا کی تحریک

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا اللہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل معدے اور انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے لندن میں زیر علاج ہیں ڈاکٹروں نے پیٹ کا اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مغربی پاکستان کی علاقائی تقسیم

لاہور ۱۳ جولائی۔ صحت عامہ کے لحاظ سے مغربی پاکستان کو تین علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک علاقے کا صدر مقام پشاور ہوگا۔ دوسرے کا ملتان اور تیسرے کا خیرپور۔ عوام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صحت عامہ سے متعلق جو چیزیں حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتے ہوں وہ مرکزی دفتر کی طرف رجوع کرنے کی بجائے علاقائی دفتروں کی طرف رجوع کریں۔

قبرص کیلئے نیا آئین

لندن ۱۳ جولائی۔ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے کل دارالعوام میں بتایا کہ حکومت برطانیہ قبرص کو خود مختاری دینے کے سلسلہ میں اقدامات کر رہی ہے۔ چنانچہ لارڈ ریڈکلف آئینی کمشنر کے طور پر عنقریب وہاں کام شروع کر دیں گے۔ وہ قبرص کے لئے ایک ایسا آئین تیار کریں گے۔ کہ جس میں تمام طبقوں کے مفادات کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

آزادی کے بعد پاکستان کی صنعتی پیداوار پہلے سے اڑھائی گنا ہو گئی ہے

پانچ سالہ منصوبے کا مقصد ملک کو بیرونی امداد سے بے نیاز کر دینا ہے

لاہور ۱۳ جولائی۔ منصوبہ بندی بورڈ کے صدر جناب زاہد حسین نے کل یہاں ایک تقریب میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا آزادی کے بعد پاکستان کی صنعتی پیداوار ۱۳۰ فیصدی بڑھ گئی ہے۔ آپ نے کہا اس کا مقابلہ چین سے کیا جا سکتا ہے۔ وہاں صنعتی پیداوار میں صرف ۹۸ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ پانچ سالہ منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اس منصوبے کا مقصد ان رکاوٹوں کو دور کرنا ہے جو ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔ ملک کو بیرونی امداد سے یکسر بے نیاز بنانا ہے۔ اسی لئے منصوبے میں صنعت اور زراعت کی متوازن ترقی کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ آپ نے ملک کی ترقی کی راہ میں خوراک کے مسئلے کو بہت بڑی رکاوٹ قرار دیا۔ اور کہا کہ سب سے پہلے اس مسئلہ کو حل کرنا ضروری ہے۔

تخفیف اسلحہ کی روسی پیشکش

نیویارک ۱۳ جولائی۔ روس نے اعلان کیا ہے کہ وہ تخفیف اسلحہ کے سمجھوتہ کو ممکن بنانے کے لئے پہلے قدم کے طور پر مسلح افواج کے سلسلہ میں مغربی طاقتوں کی تجویز کردہ حد کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔

محمد علی سعودی عرب جاتے ہوئے روم سے گزرے

روم ۱۳ جولائی۔ وزیر اعظم جناب محمد علی کل رات پیرس سے قاہرہ جاتے ہوئے روم پہنچے۔ ہوائی اڈے پر پاکستان کے سفیر مقیم اٹلی راجہ غضنفر علی خان نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ سعودی عرب جا رہے ہیں۔ جہاں آپ امسال حج بیت اللہ کا شرف حاصل کریں گے۔

عازمین حج کا آخری طیارہ

کراچی ۱۳ جولائی۔ عازمین حج کو لے کر پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کا آخری جہاز کل کراچی سے جدہ روانہ ہو رہا ہے۔

بے دخل مزارعین کی آباد کاری

ملتان ۱۳ جولائی۔ مغربی پاکستان کے وزیر مال خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے کل یہاں اعلان کیا کہ بیان میں کہا ہے بے دخل مزارعین میں سے اکثر کو آباد کیا جا چکا ہے حکومت بے دخل کسانوں کی آباد کاری کو باقی تمام مسائل پر فوقیت دے رہی ہے

ایسٹر پرنٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر جولائی سنہ ۵۶ء

عبرتناک

الفضل کے اسی شمارہ میں کسی دوسری جگہ ہم دردناک واقعات "عبرت انگیز" کے زیرعنوان درج کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ ہم نے ہمیشہ قرآن کریم کی آیہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پر زور دیا ہے۔ اور توجہ دلائی ہے۔ کہ مسلمانانِ عالم کو عموماً اور پاکستان کے مسلمانوں کو خصوصاً کم ازکم آپس کے اختلافات میں اس آیہ پر فی الفور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ مقام شکر ہے۔ کہ پاکستان کے دستور میں ایسی دفعات موجود ہیں۔ جو اس آیہ کی روح کی حامل ہیں۔

اسلام نے چند الفاظ میں امن وامان کا یہ چارٹر آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے دنیا کے سامنے رکھا تھا۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ آج مغربی دنیا میں جو تھوڑا بہت اس اصول پر سیکولرزم کی صورت میں عمل ہو رہا ہے۔ وہ قرآن کریم کے اسی اصول کے اثر سے ہے۔ جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے کردار میں دکھایا تھا۔ اور غیر اقوام خاصکر یورپ کی عیسائی اقوام اسی سے متاثر ہوئی ہیں۔ اگرچہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی رو رک جانے سے وہ اسلام کے اس اصول کے تمام مقتضیات کو اخذ نہیں کر سکے۔

درحقیقت تمام دنیا میں امن وامان قائم کرنے کا تیر بہدف نسخہ یہی آیہ کریمہ ہے۔ اور اور اس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ اگر آج تمام مشرق ومغرب اور جنوب وشمال کی اقوام اس آیہ کریمہ پر عمل پیرا ہو جائیں، تو یہی دنیا جس کو مادی ترقیوں کے زعم نے جہنم زار بنا رکھا ہے۔ جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ طوعاً کرہاً دنیا کو قرآن کریم کا یہ اصول ماننا ہی پڑے گا۔ ورنہ اس کو اس عظیم عذاب کے لئے تیار رہنا چاہیئے، جو اپنی دانشمندیوں کی وجہ سے اب مغربی دانشمند بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ روس جس کے منشور میں داخل ہے۔ کہ پرولتاریہ بالجبر حکومت کے اقتدار پر قابض ہو جائے۔ اور جس نے بیس پچیس سال تک اپنی اندرونی سرگرمیوں پر آہنی پردہ ڈال رکھا تھا۔ لیکن اب تجربہ کے بعد خود بخود اس آہنی پردے کو توڑ کر امن وامان کا داعی بن کر کھڑا ہو گیا ہے۔ خیر یہ بات تو دنیا کے وسیع مسائل سے تعلق رکھتی ہے۔ ہم اس اداریہ میں صرف مسلمانوں خاصکر پاکستان کے مسلمانوں کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ باہمی تفرقات کے ضمن میں جب تک قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ کو خاص طور پر زیر عمل لانے کے لئے جدوجہد نہیں کریں گے۔ وہ کبھی فلاح کے راستہ پر گامزن نہیں ہو سکیں گے۔

ہم نے یہ بات بار بار الفضل میں پیش کی ہے۔ اور ہمیں افسوس ہے۔ کہ بعض دینی حلقوں میں بجائے اس پر غور کرنے کے جماعت احمدیہ کے خلاف شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ ہم الاعتصام لاہور کے شبہات کے متعلق الفضل میں لکھ چکے ہیں۔ اور ان کے نظریات کی وضاحت سے تردید کر چکے ہیں۔ اور دکھا چکے ہیں۔ کہ آیہ کریمہ جس کو بعض وقتی حالات کے زیر اثر منسوخ تک قرار دیا جاتا رہا ہے۔ اگر اس پر مسلمان اسی طرح عامل رہتے۔ جس طرح قرونِ اولیٰ میں عامل تھے۔ تو آج اسلامی تاریخ ان صلحاء واصفیاء اور علمائے حق کے خون سے رنگین نہ نظر آتی۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے عوام کی اصلاح کے لئے بیڑا اٹھایا خیر جو گذر گیا سو گذر گیا۔ اب بھی وقت ہے کہ مسلمان علمائے حق سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کم سے کم اندرونی تفرقات میں اس آیہ کریمہ پر خود بھی عامل ہو جائیں۔ اور اس کے مقتضیات کو وسیع پیمانے پر دوسرے اہل علم حضرات کو بھی محسوس کرائیں۔ اس امر کی کتنی ضرورت ہے۔ وہ ان دو دردناک حوالوں سے واضح ہو سکتی ہے۔ جو ہم کسی دوسری جگہ اسی شمارہ میں روزنامہ نوائے وقت اور سفت روزہ صدقِ جدید لکھنؤ سے "عبرت انگیز" کے زیرعنوان نقل کر رہے ہیں۔ ان سے ثابت ہے۔ کہ سوائے لا اکراہ فی الدین پر عمل کرنے کے اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے اس اصول کو پیش کر کے تمام کلیاتی نظریات کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا ہے۔ اور انسانی ضمیر کے لئے ایسی آزاد فضا کی ضمانت پیش کی ہے۔ کہ جس کا نظیر آزاد خیال سے آزاد خیال جدید نظریات میں بھی تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ افسوس ہے کہ وہ مسلمان اہل علم حضرات جن کو آج قرآن کریم کے اس اصول کو تمام دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیئے تھا، خود ہی اس کے مقتضیات سے یہاں تک بے خبر ہیں کہ اپنے خود ساختہ جبری نظریات کو ثابت کرنے کے لئے اس کے سادہ الفاظ کو عجیب وغریب معنے پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور خود مقصودہ اسلامی معاشرہ کو بہانہ بنا بنا کر اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کو اپنی اسلام پسندی اور حب دینی کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ اور قرآن وسنت کی تاویل وتوضیح میں اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کی ترہیب وتخویف کرتے ہیں جس کا نتیجہ سوائے فساد فی الارض کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ دو محولہ بالا اقتباسات سے ثابت ہے۔ یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ وہ دینی جماعتیں جو جبر واکراہ اور کلیاتی نظریہ کی حامی تھیں۔ اب آئین پسندی کی طرف آ رہی ہیں۔ جو بہت اچھے آثار ہیں۔

معاشرتی بہبودی کی کونسل

گذشتہ جمعہ کو پاکستان کی معاشرتی بہبودی کی قومی کونسل کا اجلاس وزیر عمالی تعمیرات واقلیتی امور مسٹر محمد نور الحق چودھری کی زیرصدارت کراچی میں منعقد ہوا ہے۔ اس اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ کونسل مذکور ملک میں تربیت کے پروگرام کو شروع کرے۔ اور اس کو بڑھانے کے لئے بہترین سہولتوں پر خاص توجہ دے۔ اور اگر ضرورت سمجھی جائے۔ تو اس مقصد کے لئے غیرملکی ماہرین بھی حاصل کئے جائیں۔

اس بارے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ پاکستان میں معاشرتی ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ اور حکومت کے لئے ضروری ہے، کہ اس کی طرف خاص توجہ دے۔ ہماری معاشرت ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں نہایت پست حالت میں ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ اس مسئلہ کو محض تجاویز پاس کرنے اور دفتری کارروائیوں تک محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ ایک نہایت جچی تلی سکیم وضع کر کے اسکو خاص طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن ذریعہ استعمال میں لایا جائے۔

جیسا کہ اس اجلاس کی کارروائی سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ ابھی تک کسی پروگرام پر عمل شروع نہیں کیا گیا۔ صرف کام شروع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ صورت حال افسوسناک ہے۔ پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے دس سال کے قریب ہو چکے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ہنوز روزِ اول کا سا معاملہ ہے۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی، کہ شروع ہی سے اس طرف پوری توجہ دی جاتی۔ اور آج تک کافی کام ہو چکا ہوتا۔

کوئی ملک خواہ وہ اقتصادی لحاظ سے کتنا ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو جائے، اگر اس کے معاشرتی حالات اچھے نہیں۔ تو وہ ترقی یافتہ نہیں کہلا سکتا۔ اصل چیز تو ملک کے رہنے والوں کی معاشرتی بلندی ہے۔ اگر اس میں کوئی معیار حاصل نہ کر سکے۔ تو باقی ہر قسم کی ترقیاں کوئی قیمت نہیں رکھتیں۔ اس لئے ہمیں توقع ہے۔ کہ معاشرتی بہبودی کی کونسل آئندہ ملک وقوم کے لئے صحیح معنوں میں ایک فعال اور افادی ادارہ ثابت ہوتے اور سست رفتاری کو خیرباد کہہ کر پوری سرگرمی سے اپنا کام سرانجام دینے کی کوشش کریگی۔

قربانی کی کھالوں کی رقوم مرکز میں آنی چاہئیں

تمام احمدی جماعتوں کی اطلاع کے لئے گذارش ہے۔ کہ عیدالاضحیہ پر قربانی کی کھالوں کا روپیہ مرکز میں آنا چاہیئے۔ مقامی عہدیداران سے التماس ہے۔ کہ کھالوں کی قیمت کا روپیہ وصول کر کے دوسرے چندوں کی طرح جناب افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائیں۔ اس رقم میں سے اگر مقامی ضروریات پر کچھ خرچ کرنے کی ضرورت ہو۔ تو اس کے لئے نظارت بیت المال سے پیشگی اجازت حاصل کر لینی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعاء

میری والدہ محترمہ عرصہ تقریباً بیس یوم سے چوٹ لگنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاؤں میں بہت گہرا اور خطرناک زخم آ گیا تھا۔ اب خداتعالےٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔ مگر ابھی تک پاؤں کی حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ اور تکلیف بھی بہت ہے۔ لہٰذا احباب جماعت والدہ محترمہ کی صحت عاجلہ اور کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(محمد شریف کاپی ریڈر الفضل ربوہ)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

از وکالت تبشیر ربوہ

اسلام

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مسیحی مصنف (H. Gullaume) نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ مصنف لنڈن یونیورسٹی میں عربی کا پروفیسر ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ فرانسیسی باشندہ ہے۔ اور رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتا ہے

مصنف سے بجا طور پر یہ توقع تھی کہ اس دوسرے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں وہ بعض غلط باتوں کی جسے وہ پہلے اسلام کی طرف منسوب کرتے رہے ہیں اصلاح کریں گے لیکن افسوس ہے انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

مثلاً صفحہ ۹ پر اسلامی جنگوں کا زمانہ جاہلیت کے بدو عرب کی لوٹ کھسوٹ سے موازنہ کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔

اگر قریش کے تجارتی قافلوں پر حملہ کرنے سے مراد لوٹ کھسوٹ ہوتی۔ تو ان کا اعتراض ایک حد تک درست تھا لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے اس قسم کے واقعات صرف ہجرت کے پہلے سال تک ہی محدود ہیں۔ جبکہ مسلمان اور اہل مکہ کے درمیان ایک قسم کی (State of war) حالت جنگ تھی اور جنگی اصول کی رو سے مسلمان ایسا کرنے میں حق بجانب تھے۔ دشمن پر اقتصادی دباؤ ڈالنا ان کے خون بہانے سے بدرجہا بہتر ہے اس کے علاوہ اہل مکہ نے مسلمانوں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ پر ناجائز قبضہ کیا ہوا تھا۔ ہو رہے کے بالمقابل مسلمانوں کا ردعمل موجودہ بین الاقوامی جنگی اصولوں کے عین مطابق تھا۔ اگر بائیبل کی رو سے سابقہ انبیاء کا اپنے دشمنوں سے اس سے سخت سلوک جائز تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اب ایسا اعتراض کیوں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوتے ہیں اور ایک قطرہ دشمن کے خون کا نہیں بہایا جاتا اور جب واپس مدینہ تشریف لے جاتے ہیں تو اہل مکہ میں سے ایک کو جو مسلم کا جانی دشمن رہ چکا تھا گورنر مقرر کرتے ہیں۔ اس قسم کی مثال دنیا کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔

پھر صفحہ ۴۳ پر مصنف مذکور لکھتے ہیں کہ ابتدا میں ایمان لانے والوں کی کثیر تعداد غلاموں کی تھی۔ حالانکہ یہ واقعات کے خلاف ہے۔ حضرت ابوبکرؓ عثمانؓ۔ طلحہؓ ابن عوفؓ۔ ابو عبیدہؓ ابن جحش رضی اللہ عنہم اور بہت سے ابتدائی صحابہ مکہ کے ممتاز خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں سے اکثر نوجوان تھے۔ لیکن نوجوان غلام کے مترادف نہیں۔

صفحہ ۴۳ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام کا پولوس قرار دیتے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک گستاخانہ کلام ہے۔ پولوس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کو جو توحید پر مشتمل تھی بدل کر مشرکانہ عقائد کو رواج دیا۔

صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں تلوار سے زخمی ہوئے اس کا کوئی حوالہ نہیں البتہ ابن ہشام میں یہ درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے پتھر سے زخمی ہوئے تھے۔

صفحہ ۱۰۴ پر شاید طباعت کی غلطی ہے جہاں متعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے Enjoyed the marriages کی بجائے Enjoined ہو۔ احادیث میں یہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان سپاہیوں کو متعہ کی ایک مرتبہ اجازت دی۔ اور بعد میں یہ وحی الہی سے ممنوع قرار دے دیا گیا۔ لیکن ہمارے علم کے مطابق کوئی ایسی روایت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود متعہ پر عمل کیا ہو۔

صفحہ ۱۳۵ پر "احمدیہ" کے عنوان سے ہماری جماعت کے متعلق کچھ خامہ فرسائی کی ہے چنانچہ لکھتا ہے

"انہیں اپنے عقائد کی اشاعت میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے۔ افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں ہزاروں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ ان کا یہ دعوے ہے کہ ان کے پیروؤں کی تعداد ایک ملین ہے۔ اس میں کسی قسم کے مبالغہ کی آمیزش نہیں ہے۔"

پھر لکھتے ہیں کہ

"حضرت احمد کے لڑکے کی وفات کے بعد خواجہ کمال الدین اور محمد علی علیحدہ ہو گئے۔"

حیرانی کی بات ہے کہ اس موجودہ دور میں جبکہ ہر قسم کے ذرائع مواصلات میسر ہیں اس قسم کی غلطی مصنف کی جہالت پر دلالت کرتی ہے۔

فینٹی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ

گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں ایک عرصہ سے اس ضرورت کو محسوس کیا جا رہا تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ وہاں کی مقامی زبان فینٹی میں کیا جائے۔ خدا تعالے کا شکر ہے کہ یہ کام چند ماہ سے شروع ہو چکا ہے۔ اور اب تک ۴۷ سورتوں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ دعا ہے کہ یہ ترجمہ گولڈ کوسٹ کے ۴۵ لاکھ نفوس کی آبادی کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔

آج کا افریقہ

حال ہی میں ایک کتاب بعنوان Africa Today شائع ہوئی ہے۔ جو امریکہ افریقہ اور برطانیہ کے مختلف مصنفین کے مقالہ جات کا مجموعہ ہے۔ علاوہ ازیں مشہور انگریز سر فلپ سابق گورنر کینیا مشرقی افریقہ نے بھی حصہ لیا ہے۔ اس کا تعارفی نوٹ Lord Hailey نے لکھا ہے جو "افریقن سروے" کا مصنف ہے۔ یہ کتاب امریکہ میں شائع ہوئی ہے۔ براعظم افریقہ میں جو عیسائیت کو احمدی مبلغین کی وجہ سے ناکامی ہو رہی ہے۔ یہ بھی یہ اس کی ایک مختصر سی جھلک ظاہر کرتی ہے جس میں الجیریا اور سوڈان کو سرسری طور پر پیش کیا گیا ہے حالانکہ یہی دونوں ملک آجکل اسلامی دنیا کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

The Sudan Question جو ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔ اس میں صاف طور پر ذکر ہے۔ کہ مسیحی مشنریوں نے سوڈانی حکومت پر زور دیا کہ مسلمان مبلغین کو جنوبی سوڈان میں داخلہ کی اجازت نہ دی جائے۔

یہ ہمارے مبلغین کی داخلہ کی درخواست پر ہی مسیحی مشنریوں کا ردعمل تھا۔

حال ہی میں ایک انگریز افسر نے جو آجکل نائیجیریا میں متعین ہیں اور سوڈان میں رہ چکے ہیں ہمارے مبلغ سے اس بات کا ذکر کیا کہ احمدی مبلغین کے داخلہ کی درخواست کی گئی تھی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم غیر محدود معارف کا خزانہ ہے

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ وہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں۔ جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی۔ تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے کہ جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے۔ کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔"

لیکن حکومت نے رد کر دی ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ جہاں جہاں احمدی مبلغین تبلیغ اسلام کے فریضہ میں مشغول تھے وہاں عیسائیت کو شکست پر شکست ہو رہی ہے یہی حال گیمبیا کا ہے کہ وہاں احمدی مبلغین کو داخلہ کی اجازت نہیں مل رہی۔

اس میں ایک مقالہ [illegible] کا ہے۔ جو عالمی مشنری کونسل کی ممبر ہیں۔ ان کا رویہ دوسرے عیسائی مقالہ نگاروں کی نسبت ذرا سلجھا ہوا اور کم تعصب پر مبنی ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ اسلام افریقہ میں بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ کیونکہ

"ایک مشرک کے لئے اسلام کا قبول کرنا عیسائیت کی نسبت سہل تر ہے"! ان کے نزدیک اسلام میں وہ طاقت ہے جس کے ذریعہ افریقنوں کی اخلاقی سماجی اور اقتصادی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے"۔

آگے چل کر لکھتی ہیں کہ بہت سے مسیحی پیرو اسلام قبول کر چکے ہیں اور ان میں سے ۲۰۰۰ ہزار کے قریب اسلام کے مبلغ بھجوائے گئے ہیں۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر احمدیہ جماعت کے مبلغ ہیں۔ جن کا مرکز ہندوستان میں ہے"۔

یہ انہیں غلطی لگی ہے۔ موجودہ وقت میں صرف احمدیہ جماعت کے مبلغین ہی کام کر رہے ہیں۔ وہ اس بات کی بھی معترف ہیں کہ اسلام نے افریقہ میں تعدد ازدواج کو بہت کم کر دیا ہے (افریقہ میں ایک چیف سینکڑوں کی تعداد میں بیویاں رکھ سکتا ہے ناقل)

آخر میں وہ مسلمانوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ انہوں نے تین زبانیں جن کا ماخذ عربی زبان ہے یعنی ھاوسا، سواحیلی اور فلانی جو لکھنے اور پڑھنے جاتی ہیں۔ اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

سوئس ٹیلیویژن پر پاکستان کے متعلق پروگرام

ہمارے بیرونی مشنوں میں کام کرنے والے مبلغین کو تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے خدمت وطن کا بھی موقعہ عطا فرمایا ہے۔ ہمارے مبلغ شیخ ناصر احمد صاحب نے ۲۸ مئی کی شب کو سوئس ٹیلیویژن پر ایک خاص پروگرام نشر کیا۔ جس میں انہوں نے پاکستان کے قیام کے اسباب اور اس کی آٹھ سالہ ترقی کا ذکر کیا۔ پھر ایک فلم دکھائی۔ جس میں پاکستان کے مختلف علاقوں کے باشندوں کا طرز بود و باش نیز موجودہ زراعتی اور صنعتی سکیموں کو پیش کیا۔

اس پروگرام کے ذریعہ ایک وسیع حلقہ تک پاکستان کا نام پہنچا اور بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ یہ پروگرام اس قدر کامیاب رہا کہ پاکستانی سفارت خانے نے شہر برن سے ٹیلیفون میں ہمارے مبلغ کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ان کی رائے میں اس پروگرام کے ذریعہ پاکستان کی جو خدمت احمدی مبلغ نے کی ہے۔ وہ پاکستانی سفارت خانہ کی مساعی سے بھی بڑھ کر ہے۔

یہ تو صرف ایک واقعہ ہے۔ ہمارے مبلغین جماعت احمدیہ کے عالمی مشنوں میں تبلیغ اسلام کے ساتھ قوم اور وطن کی بھی صحیح معنوں میں نمائندگی کرتے ہیں۔

قرآن میں اونٹ کا ذکر

یورپین مستشرقین اور مسیحی پادریوں کا قرآن مجید کے متعلق یہ نظریہ رہا ہے کہ نعوذ باللہ یہ محمد رسول اللہ کا اپنا کلام ہے۔ اور اس میں ایسی باتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ جن سے عرب لوگوں کو ایک خاص حد تک مناسبت تھی۔ چنانچہ اونٹ جو صحرائے عرب میں نقل و حرکت اور باربرداری کا واحد ذریعہ تھا کا ذکر بھی اسی مناسبت سے کیا گیا ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے "افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت" کہہ کر اونٹ کے عجیب الخلقت ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے — حال ہی میں ڈاکٹر DR Kisut Schmidt Nielsen جو ڈیوک یونیورسٹی امریکہ میں علم الحیوانات کے پروفیسر ہیں نے الجزائر کے صحراؤں میں اونٹ پر تحقیقات کے سلسلہ میں بعض تجربات کئے ہیں۔ اور یونیسکو کی مشاورتی کمیٹی میں اپنی رپورٹ پیش کی ہے۔ پروفیسر مذکور نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے۔ کہ اونٹ کا بغیر پانی پئے کئی دن زندہ رہ سکنے کی اصل وجہ اس کی وہ چھ یگانہ اور عجیب صفات ہیں۔ جو اسے دنیا کے دیگر تمام جانوروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ وہ چھ صفات یہ ہیں۔

اوّل۔ اونٹ پانی کو ذخیرہ رکھنے کی بجائے اسے اپنے جسم کے ریشوں میں محفوظ کر لیتا ہے۔ کیونکہ اسی پر اس کی زندگی کا دارومدار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا فضلہ خشک اور پیشاب نہایت قلیل مقدار میں ہوتا ہے۔

(دوم) بہت سے جانور موسم گرما میں جسم کی طبعی حرارت کو اعتدال پر رکھنے کے لئے کافی مقدار میں پانی پی لیتے ہیں اور ہانپنے اور پانی کو کثرت سے پسینہ کی صورت میں خارج کرتے رہنے سے اپنے جسم کو ٹھنڈا رکھتے ہیں لیکن ان کے برعکس اونٹ نہ تو منہ کھول کر ہانپتا ہے۔ اور نہ ہی وافر مقدار میں پسینہ کی صورت میں پانی خارج کرتا ہے

(سوم) اونٹ جب مسلسل گرمی کی وجہ سے پانی کی مقدار کو زائل کرتا ہے تو وہ دوسرے جانوروں کے برعکس پانی کو Blood stream سے زائل نہیں کرتا۔

(چہارم) اونٹ کی گھنی اون بھی اس کے جسم میں جذب شدہ پانی کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

(پنجم) برفانی علاقوں کے جانوروں کی اون ان کے بدن کو سردی سے محفوظ رکھتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اونٹ کی اون اس کے جسم کو گرمی سے محفوظ رکھنے کا کام دیتی ہے۔

(ششم) تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ جس اونٹ کی اون کاٹ ڈالی گئی اس نے دوسرے اون والے اونٹ کی نسبت اپنے جسم کے پانی کو جلد زائل کر دیا۔

یہ تحقیقات نہ صرف مستشرقین کے مذکورہ نظریہ کا جواب ہے۔ بلکہ اسبات کا بھی ثبوت ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا پر حکمت کلام ہے اور دنیا کے تمام جانوروں کو چھوڑ کر اونٹ کی پیدائش کی طرف توجہ دلانے میں یقیناً بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں

بن باپ پیدائش

الفضل کے ایک الشیوع میں اس عنوان کے تحت ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے "دی لانسیٹ میڈیکل جنرل" میں اس سلسلہ میں مزید معلومات شائع ہوئی تھیں۔

رسالہ مذکور لکھتا ہے کہ "ایک کنواری عورت کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ڈاکٹروں کی اچھی خاصی تعداد کافی تحقیق و تدقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ یہ پیدائش بغیر کسی شک و شبہ کے بن باپ ہی ہوئی ہے"۔

مسیحی پادری یسوع مسیح کی بن باپ پیدائش کو ان کی الوہیت کی دلیل قاطع کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اب اس تحقیقات کی روشنی میں کیا فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

درد انگیز

مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی صدق جدید میں لکھتے ہیں :۔

دھاروار (علاقہ بمبئی) سے ایک مخلص کا مکتوب بنیجر صدق کے نام :۔

"چھ ماہ پہلے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ الغادر میں جو یہاں سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں کی دو جماعتیں ہوگئی ہیں۔ اور ایک مولوی صاحب آپ کے صوبے سے آئے ہیں۔ ان کے آنے سے مزید تلخی بڑھتی ہی گئی۔ اب ایک پارٹی کا ایک شخص مار ڈالا گیا۔ اس کے انتقام کے لئے دوسری پارٹی کے لیڈر کو معہ اہل و عیال اور ساز و سامان کے جلا کر خاک کر دیا گیا۔ چنانچہ پولیس کو ۱۳ افراد کی کھوپڑیوں کا پتہ چلا ہے۔ گویا ۱۴ مسلمان مسلمانوں ہی کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔

اس سے بڑھ کر وحشی پن کی مثال دنیا کا کونسا ملک پیش کر سکتا ہے۔ اور دیکھئے ابھی ہمارے علماء کا فیض قوم کو کس درجہ پر پہنچا تا ہے۔ آپ کو اس لئے لکھتا ہوں۔ کہ ہو سکے تو اس درندگی کا تذکرہ صدق میں ضرور کرا دیں۔"

مزید تفصیلات سیاست (کانپور) میں نکلی ہیں۔ خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام صاحب مسجد دیوبندی عقائد کے تھے۔ اس کے دوسرے صاحب بریلوی عقائد کے آئے اور وہ اپنی تقریروں سے اتنے مقبول ہوئے۔ کہ مسجد کی امامت ان کو مل گئی۔ ان کی ایک تقریر سے مشتعل ہو کر معزول امام کے ایک عزیز نے نئے امام صاحب کے ایک معتقد کے چھرا بھونک دیا۔ جس سے وہ ختم ہوگئے۔ اس سے بستی میں گویا آگ سی لگ گئی۔ اور ہجوم نے اکٹھے ہو کر معزول امام کے مکان کے نکاس کے تمام راستے بند کر کے آگ لگا دی۔ جس سے وہ خود اور ان کے بیوی بچے سب جل کر خاک سیاہ ہوگئے۔ پولیس کے کل تین سپاہی تھے۔ وہ اور کچھ شریف ہندو دوڑ کر مدد کو پہنچے۔ اور بیچ بچاؤ کرنا چاہا۔ مگر ان کی کون سنتا تھا۔ پولیس بھاگم بھاگ ریلوے اسٹیشن پہنچی۔ اور وہاں سے صدر کی پولیس کو ٹیلیفون کیا۔ کپتان پولیس معہ فائر بریگیڈ کے دوڑے۔ مگر وہ جب تک پہنچے۔ معزول امام کا کام معہ خاندان کے بوڑھوں بچوں کے تمام ہو چکا تھا۔

صورت حال بعینہٖ یہی ہو۔ یا اس سے کچھ مختلف۔ بہر حال جو کچھ ہوا۔ نتیجہ کا ہے کا ہوا؟ محض ایک فریق کے خلاف دوسرے فریق کے شدید تعصب کا۔ ثمرہ تمامتر حرب عقائد کا نتیجہ۔ تمامتر اختلافی جزئیات پر حد سے زیادہ زور دینے کا۔ اندھی۔ جاہلی اور ستمگرانہ ذہنیت کا۔ جس کے لئے مولویت اتنی بدنام ہو چکی ہے۔ اور جس کے نزدیک شاید ہر بدعت۔ ہر ضلالت۔ ہر وہابیت کا مجرم واجب القتل ہی ہے۔ خاص شہر بمبئی میں ایک مقدمہ مہینوں سے چل ہی رہا ہے۔ جس میں مسجد کے اندر ایک مسلمان کی جان گئی تھی۔ اور متعدد افراد زخمی ہوئے تھے۔

اب اس دوسرے اور اس سے بھی ہولناک تر واقعہ نے مسلمانوں کو غیروں کے سامنے سر اٹھانے کے بھی قابل نہیں رکھا۔" (صدق جدید)

روزنامہ نوائے وقت (۷ جولائی) میں مندرجہ ذیل مکتوب شائع ہوا ہے :۔

"سانگلہ ہل کا قصبہ آج کل کفر گری کا مرکز اور بریلوی اور دیوبندی پہلوانوں کا زبردست اکھاڑہ بنا ہوا ہے۔ یہاں پہلوانوں کے اکھاڑے خوب ٹھاٹھ سے جمتے ہیں۔ لیکن گونگا اور گاماں پہلوانوں کی مانند دن کو نہیں بلکہ رات کو یہ پہلوان اپنے کرتب دکھاتے ہیں۔ ان اکھاڑوں کی دوسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ میدان میں نہیں بلکہ مسجدوں میں جمتے ہیں۔ اور تیسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ جو لوگ ان تماشوں سے محظوظ ہونے کے لئے مسجدوں تک پہنچ نہیں سکتے۔ بلکہ گھروں میں آرام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو بھی رات بھر جگا کر رکھنے کے لئے دور دور تک لاؤڈ سپیکر فٹ کئے جاتے ہیں۔

ان پہلوانوں میں دو بہت مشہور ہیں۔ ایک وہابی۔ دوسرے بریلوی۔ پھر دونوں پہلوان اپنے اپنے پٹھے تیار کر رہے ہیں۔ ان پہلوانوں کی ایک اور خصوصیت کا تذکرہ رہ گیا ہے۔ وہ یہ کہ ان میں سے اگر کسی اکھاڑے کا کوئی پہلوان پچھڑ جائے۔ تو اس کے پاس دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے ایک حربہ باقی رہتا ہے۔ جو اکھاڑے میں پیٹھ لگ جانے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ اور وہ ہے "کفر کا فتویٰ" یہ داؤ نہایت سریع الاثر و مفید مطلب بیٹھتا ہے۔

یہاں کے ان اکھاڑوں میں میدان اکثر بریلوی پہلوان کے ہاتھ رہتا ہے۔ پہلوان اب تک شیر پنجاب کا خطاب حاصل کر چکا ہے۔ اور اپنے فن میں اتنا طاق ہے۔ کہ ملتان۔ بورے والا۔ گوجرانوالہ۔ گکھڑ۔ پہاڑنگ۔ بنگلہ لائلپور اور دوسرے کئی مقامات پر بڑے بڑے نامی حریفوں کو شکست دے چکا ہے۔

اس لئے اس پہلوان کے خلاف کفر کے فتوے خوب خوب دیئے جاتے ہیں۔ اور ہارنے والوں کا سارا زور اسی آخری حربہ پر صرف ہوتا ہے۔ سانگلہ ہل کی دیواروں پر بالخصوص مسجد ملا کے چاروں کونوں پر ایسے فتاویٰ پوسٹروں کی شکل میں جا بجا دکھائی دیتے ہیں۔ یہی پہلوان ہے۔ جو ملتان میں کئی معرکے سر کر چکا ہے۔ اور اس سے ہارنے والے جب اس کے خلاف کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ تو چند روز کے لئے جیلوں میں اپنے لئے رہائش کا بندوبست بھی کرا لیتے ہیں۔ شاید انہیں اس تنہائی میں زیادہ داؤ پیچ تیار کرنے کا موقع ملتا ہوگا۔

مسجدیں فلمی ریکارڈ

ان مسجدوں میں عوام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں لانے کی کوشش ظاہر ہے کہ کس قدر کی جاتی ہوگی۔ اگر کوئی مقام مقابلہ کے لئے طے نہ ہو۔ تو اس صورت میں اپنی اپنی مساجد میں اکھاڑے جمائے جاتے ہیں۔ اور اگر ایک فریق اپنے ہاں کوئی جلسہ کرتا ہے۔ تو دوسرا فریق اس کے مقابلے میں اپنا ڈیرا لگاتا ہے۔ لوگوں کو اپنی اپنی طرف کھینچنے کا جنون یہاں تک پہنچ چکا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جب ایک فریق نے اپنی مسجد میں جلسۂ وعظ کا اہتمام کیا۔ تو دوسرے فریق نے لوگوں کو ادھر جانے سے روکنے کے لئے اپنے ہاں مسجد میں لاؤڈ سپیکر فٹ کر کے فلمی ریکارڈ بجانے شروع کر دئے۔

موقع پرستوں کی چاندی

اب یہاں عوام کا یہ حال ہے۔ کہ ان میں سے اکثر لوگ ان اکھاڑوں سے دلچسپی کے لئے نہیں بلکہ محض تماشا دیکھنے اور فریقین کے مناظروں سے لطف اندوز ہونے کے لئے ان کے اکھاڑوں کا رخ کرتے ہیں۔ دلچسپی لینے والے زیادہ ان پڑھ لوگ ہیں۔ اور علم اور شعور کا یہی فقدان ہے۔ جو ان اکھاڑوں کی زینت اور ان کی رونق کا سبب بنا ہوا ہے۔ اس ضمن میں ایک اور بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ وہ یہ کہ چند با اثر لوگ دونوں فریقوں میں سے کسی نہ کسی کے ساتھ ضرور ہیں۔ اب یہ پتہ نہیں کہ طالع آزما سیاستدان لوگوں کے اس رجحان سے اپنے حق میں کوئی فائدہ اٹھانے کی فکر میں ہیں۔ یا خود علماء نے ان کی سادہ دلی کو اپنے حق میں فائدہ مند دیکھا ہے۔ عوام اس سوال کا کوئی شافی جواب ابھی تک معلوم نہیں کر سکے۔ مگر یہ ہے ایک حقیقت۔

تکلفن برطرف۔ ایک سیدھا سادہ سا سوال ہر با شعور اور حساس شخص کے سامنے آتا ہے۔ کہ کیا یہی وہ قوم ہے۔ جس کی سربلندی قائد اعظم کا مدعا تھی؟ اور کیا قوموں کی تعمیر اور ملت کی سربلندی کے یہی وطیرے ہیں؟ اسلام کا اور حالات کا تقاضا کیا یہی ہے؟"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۷ جولائی ۵۶ء)

شاندار کامیابی

ملک نذیر احمد صاحب ریاض کی بھتیجی عزیزہ نصیرہ اختر جو ملک بشیر احمد صاحب ارشد لاہور کی دختر ہیں۔ امسال ایف اے کے امتحان میں ۴۲۴ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اور یونیورسٹی میں تھرڈ پوزیشن لی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب عزیزہ کی مزید دینی و دنیوی کامرانیوں کے لئے دعا فرماویں۔

بیگم ریاض صاحب نے اس خوشی میں دو روپے بطور اعانت الفضل عطا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (منیجر)

درخواست ہائے دعاء

(۱) خاکسار کا چھوٹا بھائی مبارک احمد صاحب کلرک جامعہ نصرت چار یوم سے بعارضہ بخار و سر درد بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار شریف احمد قادیانی احمد نگر (جھنگ)

(۲) میرے لڑکے عزیزم مقبول احمد شاہ کا آخری امتحان اور سیری شروع ہے۔ بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیاب و کامران کرے۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک $\frac{۲۴۴}{ج-ب}$ ضلع لائل پور۔

(۳) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل گرمی کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے۔ کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالحفیظ ہیڈ کمپونڈر سی ایم ایچ

(۴) میرا لڑکا عبدالکریم ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ سیشن جج رکٹ ممتاز احمد لائل پور دائر ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام محمد ادھی خراب ہو رہی ہے۔

(۵) میں کافی عرصہ سے مختلف پریشانیوں سے دوچار ہوں۔ دکاندار ڈیرہ غازیخان۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

عید الاضحیہ کا حقیقی مقصد

چند دنوں تک عید الاضحیہ کی عظیم الشان تقریب آ رہی ہے۔ اس موقعہ پر احباب حسب توفیق قربانی میں حصہ لیں گے۔ جہاں تک قربانی کرنے کا تعلق ہے احباب کو خدا تعالیٰ کے فرمودہ اصول لَن یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا وَلٰکِن یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات ذبح ہونے والے جانوروں کے خون اور گوشت سے بے نیاز ہے بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ قربانی کرنے والا اس موقعہ پر اور آئندہ بھی کامل تقویٰ کا اظہار کرنے والا ہو اور کوشش کرے کہ اس کا یہ عمل کامل طور پر خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کا موجب بنے نہ کہ ان لوگوں کی طرح ہو جو صرف مادی حرص و ہوا کے بندے ہیں۔

اس عظیم الشان یاد کو مسلمانوں میں تازہ رکھنے کی وجہ ہی صرف یہ ہے کہ جب کبھی اسلام کی خاطر کسی قسم کی بھی قربانی کا مطالبہ ہو تو انشراح صدر کے ساتھ ہر مسلمان عید کے موقعہ پر تو کیا ہر وقت اپنے آپ کو تیار پائے۔ جب اس روح کے اندر کامل اخلاص اور صدق ہو گا تو خدا تعالیٰ کے اصول کے مطابق صرف خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح خدا تعالیٰ کے افضال و برکات اور انعامات و احسانات سے بقدر استطاعت حصہ پائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس فرمان باری کو اس موقعہ پر نظر انداز نہ ہونے دیں۔

گوشت کی تقسیم کے وقت عموماً دیکھا جاتا ہے کہ لوگ اقربا، احباب، اہل محلہ یا تعلق داروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ گو اسلام نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ لیکن اگر اس موقعہ پر ایسے لوگوں کو منتخب کر لیا جائے جو یتامیٰ، بیوگان یا ناداروں کی سی حیثیت رکھتے ہیں یا جن لوگوں نے بوجہ اپنی غربت کے مدتوں گوشت نہیں کھایا تو یہ زیادہ ثواب کا موجب ہے اور قربانی کی اصل غرض کو پورا کرنے میں ممد اور معاون بھی۔ ایسے لوگوں میں قربانی کے گوشت کی تقسیم سے جہاں یقینی اور حقیقی خوشی وہ محسوس کریں گے وہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے غریب بندوں کا خیال رکھنے کے صلہ میں ثواب بھی حاصل ہو گا۔

دعا ہے کہ ہم سب حقیقی قربانی کرنے والے بنیں اور ہماری قربانیاں رب العزت کے حضور مقبولیت کا اعلیٰ مقام حاصل کریں اور نتیجۃً ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے اجر پانے والے ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

صحابیات کے حالات زندگی

احمدی بہنوں سے پہلے بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی تحریر فرما کر دفتر رسالہ مصباح میں ارسال فرمائیں تاکہ یہ قیمتی خزانہ محفوظ کیا جا سکے۔ لیکن افسوس ہے کہ کسی بہن نے ابھی تک اس نیک کام میں حصہ نہیں لیا۔ بہنیں اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ جس جس بہن کو جن صحابیہ کے حالات معلوم ہوں وہ فوراً تحریر کر کے ارسال فرمائیں۔ صحابیہ کے ضروری کوائف یعنی سن بیعت، نام ولدیت، سکونت وغیرہ کے علاوہ اخلاق و عادات، تقویٰ، چندے کا ذکر بھی ضروری ہے۔

مدیرہ مصباح ربوہ

سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس کا نوماہی جائزہ

سال رواں میں چندہ مجلس کا سو فیصدی حصہ ادا کرنے والی مجالس کا اس سے قبل دو بار جائزہ لیا جا چکا ہے۔ ایسی مجالس کے نام دعا کے لئے جہاں الفضل میں شائع کئے گئے وہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی دعا کے لئے پیش کئے گئے۔ اب تیسری بار نوماہی جائزہ موجودہ مہینہ جولائی کے اختتام پر لیا جا رہا ہے۔ لہٰذا خدام الاحمدیہ کے جملہ ارکان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس مبارک مقابلہ میں شمولیت کے لئے قابل رشک رنگ میں ذوق شوق کا مظاہرہ فرمائیں گے تا وہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا۔ خاکسار کی ہمشیرہ رشیدہ شوکت دل کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ شفا کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ عبد الغفار گھکھڑوالا چک نمبر ۱۲۱ ضلع لائل پور

کیا آپ نے بھی یہی نمونہ دکھایا ہے؟

گلگت سے ایک ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"جس روز سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرون ممالک مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ ادا کرنے کا طریق اور تحریک کی ہے۔ اس تحریک میں (بندہ نے) حصہ لیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے سالانہ ترقی پر ہر سال اس مد میں ادا کرتا ہوں اور بچوں کی کامیابی پر بھی حصہ لیتا ہوں"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات بابت چندہ مساجد ممالک بیرون پر عمل کرنے کے لئے اگر سب احباب ڈاکٹر صاحب کا نمونہ اختیار کریں تو الحاد اور تثلیث کے مراکز میں بہت جلد کئی مساجد تعمیر کروائی جا سکتی ہیں۔ احباب حضور کے ارشاد فرمودہ لائحہ عمل کی طرف کما حقہ توجہ فرمائیں۔ اس کی نقل دفتر ہذا سے ہر وقت حاصل کی جا سکتی ہے۔

(وکالۃ المال تحریک جدید ربوہ)

اراکین و عہدہ داران انصار جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

ضلع وار تنظیم انصار کے سلسلہ میں حسب انتخاب زعماء انصار ضلع سرگودھا شیخ محمد رفیع الدین صاحب بی اے (اسیکرٹری مارکیٹ کمیٹی) کا تقرر بطور زعیم انصار ضلع۔ نائب صدر صاحب محترم نے منظور فرمایا ہے لہٰذا احباب جماعت و اراکین و عہدہ داران انصار کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم زعیم انصار ضلع کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے ایجنٹ اصحاب سے جو ہماری کمپنی کے حصص فروخت کرنے کے لئے مختلف اطراف ملک اور جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں تعاون فرما کر ہمارے شکریہ کے مستحق بنیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

ہماری کمپنی جماعت احمدیہ کی علمی خدمت کے لئے قائم کی گئی ہے اور ہمارا مقصد آپ کی خدمت بذریعہ قلم ہے۔

چوہدری محمد شریف (مینیجر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست

جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہے کہ میں ڈیڑھ دو سال سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ باوجود انتڑیوں کے سرطان کے اپریشن کے میری طبیعت بحال نہیں ہوئی۔ بلکہ حال ہی میں بیماری کے شدید حملہ نے مجھے اور بھی ناکارہ کر دیا ہے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ بیٹھنے اور لیٹنے کے لئے بھی مجھے سہارے کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نہایت عاجزانہ طور پر صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام، درویشان قادیان اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔

مجھے شدید طور پر خواہش ہے کہ میرے آخری ایام ربوہ میں گذریں تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دیدار حاصل ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بعید نہیں کہ وہ میری اس خواہش کو پورا کرے۔ احباب میری اس خواہش کے پورا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

میری ہمیشہ یہی دعا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے قادیان میں موت دے اور میرا مدفن بہشتی مقبرہ میں ہو۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو بھی پورا کرے۔ میں نے اس دفعہ جلسہ پر قادیان جانے کے لئے درخواست دیدی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعید نہیں کہ وہ مجھے صحت دیدے اور وہاں جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

میری اس بیماری میں بہت سے احباب کے عیادت کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ جزدًا فردًا میں جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

دعاؤں کا محتاج ملک عزیز احمد عفی عنہ پنشنر
پورن نگر سیالکوٹ سٹی

جلنے کے حادثات کا جدید علاج

(دوسری قسط)

علاج کا دوسرا نیا طریقہ

جسے بعض معالج پسند کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ مجروح حصے پر کوئی ڈریسنگ (مرہم پٹی) مطلق نہیں رکھی جاتی بلکہ اسے بالکل کھلا رکھا جاتا ہے۔ مگر یہ طریقہ ابھی تک تجربے کے درجے ہی پر ہے

حرقات کے مابعد اثرات

حال ہی میں ایک انکشاف ہوا ہے کہ حرقات سے اختلالات تغذیہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن کی وجہ سے شدید جلے ہوئے اشخاص میں "حرقاتی قلت الدم" کی حالت پیدا ہو سکتی ہے اس کی روک تھام کے لئے مریض کو بکثرت متوازن غذائیں دی جاتی ہیں۔ اگر مریض عدم اشتہا یا شدت درد کی وجہ سے کافی غذا نہیں لے سکتا تو اسے دوسرے طریقوں سے غذا پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جب جلا ہوا حصہ مندمل ہونے لگتا ہے تو قلت الدم غائب ہو جاتی ہے۔ بچوں اور نوعمر بالغوں میں شدید حرقات قدرتی طور پر مندمل ہو سکتے ہیں۔ مگر انہیں سخت و درد بندی بافت (خشک ریشہ) ہو جائیگا امکان ہوتا ہے۔ جب ایسی سخت بافت جوڑوں کے قریب واقع ہو جاتی ہے تو اس سے جوڑوں کی حرکت محدود یا ناممکن ہو جاتی ہے۔ لہذا شدید حرقات میں اس بے حرکتی کی روک تھام کے لئے پہلے ہی سے انتظام کرنا چاہیئے

پیوندکار ڈاکٹر جلا ہوا جلد تعزز کے بعد ایک تا تین ہفتوں کے اندر جلدی پیوندکاری کا عمل کرتا ہے اور ندبی بافت بننے سے پہلے ہی جلے ہوئے حصے کے کھلے ہوئے زخم پر مناسب جلدی پیوندکاری کا عمل کرتا ہے تاکہ ندبی بافت بننے نہ پائے اور کوئی بے حرکتی پیدا نہ ہو سکے۔

مریض کے جسم کے تندرست حصوں پر سے جلدی پیوند تراشنے کے لئے اب ایک نیا آلہ (جلد تراش) ایجاد ہو گیا ہے جو ایک استرے کے پھل کی طرح ہوتا ہے۔ اس سے جلد کے سطحی حصے پر سے باریک ورق کاٹ کر نکالے جا سکتے ہیں (اور جلد کا گہرا حصہ باقی چھوڑ دیا جاتا ہے جو جلد ہی بڑھ کر مندمل ہو جاتا ہے) یہ سطحی پیوند جلے ہوئے حصے پر لگا کر اسے گردو پیش کی تندرست جلد کے کناروں سے ٹانک دیا جاتا ہے۔ اس طرح جلا ہوا حصہ قدرتی جلد سے ڈھک جاتا ہے اور اس میں سکڑاؤ یا بے حرکتی نہیں پیدا ہوتی۔ زیادہ گہرے حرقات کی پیوندکاری کے لئے پوری جلد بلکہ اس کے ساتھ تحت الجلد چربی بھی کاٹ کر نکالی جاتی ہے اور یہ دبیز پیوند گہرے زخم کو پُر کرنے اور ڈھکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے ترقیمی اعمال نہایت نازک اور پیچیدہ ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیلات سے ماہر پیوندکار جراح خوب واقف ہوتا ہے اور حسب ضرورت ان سے کام لیتا ہے۔ ان اعمال کی مدد سے اب حرقات کے بعد بے حرکتی، سکڑاؤ اور بدنما داغ۔ دھبوں یا جھریوں کا بڑی حد تک روکنا ممکن ہو گیا ہے۔

(اخبار الطب کراچی)

شدید عصبی درد کا کارگر علاج

ڈاکٹر روڈالف جیگر فلاڈیلفیا کے ایک ماہر اعصابیات سرجن کا بیان ہے کہ پیشانی اور چہرے کے شدید جانگداز عصبی درد (ٹک ڈولرو۔ تلص۔ تولم) کے علاج کے لئے عصبی تاروں میں کھولتے ہوئے گرم پانی کی پچکاری کر دینے سے نہایت دیرپا فائدہ ہوتا ہے۔ تلص تولم کے مریض اکثر اس قدر کمزور ہوتے ہیں کہ ان کا جراحی علاج نہیں کیا جا سکتا۔ اور محض دواؤں سے انہیں دیرپا فائدہ نہیں پہنچتا۔ لہذا ایسے مریضوں کو گرم پانی کی پچکاری لگائی جا سکتی ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے۔ مریض کو ہلکی معدم حس دوا سنگھا کر بے ہوش کر کے پچکاری کی سوئی گال کے اندر سے باقاعدہ جمجمہ تک داخل کی جاتی ہے۔ (ایکس رے کی مدد سے سوئی کو دیکھتے رہتے ہیں) جب سوئی عقدہ گیسر تک پہنچ جاتی ہے تو پچکاری کا دستہ دبا کر کھولتا ہوا گرم پانی (۱۵۸ درجہ فارن ہائٹ کا) اندر داخل کر دیا جاتا ہے۔ جس کی حدت سے عصبی ریشے مردہ ہو جاتے ہیں اور درد غائب ہو جاتا ہے ڈاکٹر جیگر کو اس طریقہ علاج سے تلص تولم (ٹک ڈولرو) کے ۳۲ مریضوں میں سے ۲۷ مریضوں کو نہایت اچھے نتائج حاصل ہوئے اور چہرہ کے سرطان کے مریضوں میں بھی کسی قدر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ (اخبار الطب کراچی)

ایران کے خانہ بدوش

تہران کے جنوب میں چار سو میل تک کا علاقہ فارس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس کے کوہستانی علاقہ میں جابجا چمڑے اور کھالوں کے خیمے لگے نظر آتے ہیں یہ خیمے خانہ بدوش قبائلیوں کے ہیں۔ جو کوہستانی علاقہ میں مرغزاروں کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں۔ موسم سرما آتے ہی یہ چٹیل پہاڑوں کو خیرباد کہکر میدانی علاقہ میں پہنچ آتے ہیں۔ اور محنت مزدوری یا ایسی اشیاء فروخت کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ جو وہ کوہستانی علاقہ میں جمع کرتے یا بناتے رہتے ہیں۔

ایسے قبائلی ایرانیوں کی آبادی اڑھائی لاکھ سے زیادہ ہے۔ ان میں قشقئی لعبری بوئر احمدی اعرب اور مسنی قبائل کی آبادی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ بیسیوں چھوٹے چھوٹے قبیلے ہیں جو مختلف ناموں سے مشہور ہیں

بہترین شاہسوار

قبائلی بالعموم بہترین شاہسوار اور نشانہ باز ہوتے ہیں ان کی نشانہ بازی کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جو قبائلی انتہائی تیز رفتار سے دوڑتے ہوئے گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر اڑتی چڑیا کو نشانہ نہ بنا سکے اسے قبیلہ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ بیشتر قبائلی ترکوں کی اولاد ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ترک کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا قبائلی ہو۔ جس کے پاس رائفل نہ ہو۔ رائفل ان کے نزدیک ذاتی حفاظت اور شکار کا نشان ہے۔ وہ دن بھر ہرنوں اور دوسرے جنگلی جانوروں کا شکار کرتے رہتے ہیں۔ ان کی رائفلیں کبھی ایک دوسرے کے خلاف بھی اٹھ جاتی ہیں۔ اور مخالف قبیلوں کی باہمی آویزش بعض اوقات خون کی ندیاں بہانے پر بھی ختم نہیں ہوتی بوئر احمدی قبیلہ سب سے زیادہ جنگجو ہے۔ اس قبیلہ کے لوگ کہن سالگی کی موت کو توہین خیال کرتے ہیں۔ اور میدان کارزار میں مرنے کو فخر سمجھتے ہیں۔ اس قبیلہ کی عورتیں اپنے بچوں کو جو لوریاں سنا سنا کر پالتی ہیں وہ دلیری اور شجاعت کی داستانیں ہوتی ہیں قریباً سبھی لوریوں میں "تم جنگ کے لئے پیدا ہوئے ہو" کی تلقین کی جاتی ہے۔

قبائلیوں کا اہم ترین ہتھیار رائفل ہے آج سے قریباً پچاس سال پیشتر ان میں تلوار اور خنجر وغیرہ بھی مقبول تھے۔ لیکن اب ان کی جگہ رائفل نے لے لی ہے۔ وہ رائفل کے بغیر اپنے خیمہ سے قدم نہیں نکالتے

حکومت سے جنگ

ماضی میں قبائلی بالعموم حکومت کے خلاف رہے ہیں۔ اور اکثر اوقات انہوں نے سرکاری فوجوں سے جنگ بھی لڑی ہے حکومت ایران نے پچھلے دنوں جب قبائلیوں سے اسلحہ واپس لینے کی مہم شروع کی تھی تو اس کے ساتھ ہی فارس کی چھاؤنیوں میں خونریزی کی تعداد بھی بڑھا دی تھی اس میں شک نہیں کہ قبائلیوں نے اپنی حکومت کی اکثر مخالفت کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ حملہ آوروں کی راہ میں بھی زبردست رکاوٹ ثابت ہوئے ہیں پچھلے دنوں قبائلی سرداروں کا تہران میں جو اجتماع ہوا تھا اس میں قبائلی سرداروں نے یہ دلیل پیش کی کہ وہ حملہ آوروں کی راہ میں کاؤ کی حیثیت رکھتے ہیں اس واسطے انہیں اسلحہ سے بے نیاز نہ کیا جائے۔

اعانت الفضل

مکرم بشیر الدین احمد صاحب مینیجر شمس میڈیکل ہال لائل پور کے چھوٹے بھائی شجاع الدین بشیر احمد نے امسال ایف ایس سی کا امتحان ۵۷۰ نمبر لے کر اور اپنے میڈیکل گروپ میں عام پنجاب بھر میں دوم رہ کر پاس کیا ہے۔ اسی خوشی میں مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے ۵/۵/- روپے الفضل کو بطور اعانت ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ شجاع الدین بشیر احمد صاحب کو مزید علم کا سامان عطا کرے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

ترکیہ میثاق بغداد سے الگ ہوگیا تو یہ معاہدہ ختم ہوجائے گا

قبرص ترکیہ کے دفاع کے لئے غیر معمولی فوجی اہمیت کا حامل ہے (صدر سکندر مرزا)

کراچی ۱۳ جولائی ۔ صدر سکندر مرزا نے کل یہاں ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار سے ایک انٹرویو کے دوران خیال ظاہر کیا کہ اگر ترکی قبرص کے سوال پر معاہدہ بغداد سے علیحدہ ہوگیا تو یہ میثاق ختم ہو جائے گا۔

صدر سکندر مرزا نے اس خیال کا اظہار انقرہ کی ان اطلاعات پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا کہ ترکیہ نے نیٹو اور میثاق بغداد سے علیحدگی کی دھمکی دی ہے ۔ سکندر مرزا ۱۵ جولائی کو انقرہ جارہے ہیں ۔ آپ نے کہا "میں ترکوں سے اس معاملہ پر بات چیت کروں گا"۔

ملاقات کے دوران صدر سکندر مرزا نے امریکی نائب صدر مسٹر نکسن سے اپنی حالیہ بات چیت کا بھی ذکر کیا ۔ آپ نے کہا "اس بات چیت سے مجھے یقین ہوگیا کہ صدر آئزن ہاور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیس اور مسٹر نکسن کے حالیہ بیانات کے پیش نظر غیر جانبداری اور فوجی معاہدات کے متعلق امریکہ کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی" آپ نے کہا "میں نے مسٹر نکسن سے یہ تاثر قبول کیا ہے کہ امریکہ نہ تو غیر جانبدار ممالک کی کاسہ لیسی کرے گا اور نہ اپنے دوست ممالک ہر کام میں امریکہ سے تعاون کریں گے ۔

صدر سکندر مرزا نے مسٹر نکسن کے اس بیان پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا کہ جو ملک روسی امداد قبول کرتا ہے وہ اس کا حاشیہ نشین بننے کا خطرہ مول لیتا ہے"۔ اس پر صدر نے کہا "پاکستان نے روس سے مدد نہیں مانگی اور نہ ہی اسے کسی مدد کی پیشکش کی گئی ہے"۔

صدر نے یہ نہیں بتایا کہ اگر پاکستان کو روس نے امداد کی پیشکش کی تو پھر روس کی کیا پالیسی ہوگی صدر سکندر مرزا نے کہا کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد کے پروگرام کے تحت جو اسلحہ دیا جارہا ہے پاکستان اس سے مطمئن ہے آپ نے بتایا کہ نائب صدر نکسن سے آپ نے فوجی امداد کے پروگرام پر تفصیلی بات چیت کی ہے۔

صدر نے مسئلہ قبرص پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو اس مسئلہ پر ترکیہ سے ہمدردی ہے ۔ اور پاکستان یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ جزیرہ ترکیہ کے دفاع کے لئے غیر معمولی فوجی اہمیت کا حامل ہے ۔

ایک احمدی طالعلم کی نمایاں کامیابی

امسال خدا تعالے کے فضل سے گورنمنٹ کالج لاہور کے ایک احمدی طالب علم لطیف احمد قریشی ابن منظور احمد صاحب قریشی ٹائپ کارنر چوک نسبت روڈ لاہور نے ایف ایس ۔ سی میڈیکل میں ۴۹۳ نمبر حاصل کرکے کالج میں تیسری پوزیشن حاصل کی الحمدللہ! احباب کرام دعا فرمائیں کہ عزیز مذکور کو یہ کامیابی خدا تعالےٰ مبارک کرے اور آئندہ دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے ۔ آمین

چناب میں کشتی کی غرقابی کا حادثہ

۹۵ افراد لاپتہ ہوگئے

لاہور ۱۳ جولائی ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا نے نڈھ رانجھا (ضلع سرگودھا) کے کشتی کے حادثہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم صادر کر دیا ہے ۔ یہ کشتی دریائے چناب کے مغربی کنارے کے قریب غرق ہوئی تھی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرانوالہ نے کل دریائے چناب کے مشرقی کنارے (پنڈی بھٹیاں) کا معائنہ کیا ۔ آپ نے دریائے چناب میں ایسی ساخت کی کشتیاں چلانے کی ممانعت کر دی ہے ۔

ریڈیو پاکستان نے بتایا کہ اس بدنصیب کشتی میں ۱۲۵ اشخاص سوار تھے ۔ جن میں سے صرف ۳۰ زندہ بچے ہیں باقی ۹۵ افراد کے متعلق خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ہلاک ہوگئے ہیں ۔

اعلان نکاح

مکرم شیخ طاہر احمد صاحب ظفر ابن مکرم محترم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور کا نکاح امۃ الحکیم صاحبہ بنت شیخ رحمت اللہ صاحب قادیانی ساکن لائلپور کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ لائلپور میں مورخہ ۶ جون کو جمعہ کے روز پڑھا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت بنائے آمین ثم آمین

مکرم امیر صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

لاہور میں ۴۹ بے دخل مزارعین کی گرفتاری

لاہور ۱۳ جولائی ۔ بے دخل مزارعین کی تحریک کے گیارھویں روز کل دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں ۴۹ مزارعین کو گرفتار کر لیا گیا ۔ اور باقی مزارعین جو موچی دروازہ کے باہر ڈیرے ڈالے ہوئے تھے انہیں منتشر کر دیا گیا ہے ۔

پاک ہند کشیدگی کی سب سے بڑی وجہ مسئلہ کشمیر ہے

پیرس میں وزیراعظم محمد علی کی پریس کانفرنس

پیرس ۱۳ جولائی ۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اگر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر کے مسئلہ پر تصفیہ ہوجائے ۔ تو دونوں ملکوں کے تعلقات مستقل دوستانہ بنیادوں پر قائم ہوجائیں۔

وزیراعظم پیرس کے دو روزہ سرکاری دورہ کے اختتام پر اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دے رہے تھے ۔ پیرس میں مسٹر محمد علی نے فرانس کے وزیراعظم موسیو موﷲ اور وزیر خارجہ موسیو پینو سے بات چیت کی۔

ایک سوال کے جواب میں وزیراعظم نے کہا بد قسمتی سے کشمیر کے دیرینہ تنازعہ کے حل کے لئے اب تک جتنی کوششیں کی گئی ہیں وہ سب ناکام ثابت ہوئی ہیں ۔ اس سلسلہ میں لندن میں دولت مشترکہ کی حالیہ کانفرنس کے دوران وزیراعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو سے دو گھنٹے کی ملاقات کا بھی کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ آپ نے کہا "یہ مسئلہ بنیادی طور پر بہت آسان ہے ۔ پاکستان صرف یہ چاہتا ہے کہ کشمیریوں کو اقوام متحدہ کے زیر نگرانی ایک آزادانہ و منصفانہ استصواب کے ذریعے اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے ۔ اس مسئلے کا یہی ایک منصفانہ اور جمہوری حل ہے ۔ لیکن ہندوستان اس کی راہ میں روڑے اٹکا رہا ہے اور اس نے کشمیر کے گنجان آباد حصے پر توجہ مرکوز کر رکھی ہے ۔

وزیراعظم نے اعلان کیا کہ پاکستان کشمیر کا مسئلہ دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرے گا ۔ تاکہ کشمیر کے متعلق اس کی اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کا کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کیا جائے ۔

آپ نے کہا "پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشیدگی کی بڑی وجہ کشمیر کا مسئلہ ہے ۔ پاکستان ہندوستان سے انتہائی خلوص دل سے دوستی کا خواہشمند ہے یہی وجہ ہے کہ ہم مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کرنے کے متمنی ہیں ۔ اگر یہ مسئلہ طے ہوجائے تو دونوں ملکوں کے درمیان مستقل طور پر دوستانہ تعلقات قائم ہو سکتے ہیں"۔

الجزائر

مسٹر محمد علی نے وزیراعظم فرانس موسیو موﷲ پر زور دیا کہ الجزائر میں فوری طور پر لڑائی بند کرائی جائے اور پھر الجزائری قوم پرستوں کی امنگوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے ۔ آپ نے کہا "تمام لوگوں کا یہ نصب العین ہوتا ہے کہ انہیں آزاد رکھا جائے ۔ اس بات کا فیصلہ کرنا الجزائر کے باشندوں کا کام ہے کہ فرانس کے ساتھ الجزائر کے کس قسم کے تعلقات ہونے چاہئیں"۔

الجزائریوں کو حق خود اختیاری ملنا چاہیے ۔ لیکن اس ضمن میں بنیادی مسئلہ الجزائر میں جنگ بند کرانا ہے

اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے امید ظاہر کی کہ فرانسیسی سیاستدان الجزائر کے بارے میں بھی اسی تدبیر سے کام لیں گے جس سے کہ انہوں نے مراکش اور تیونس کے مسائل حل کئے ہیں۔

لاہور میں الجزائر کمیٹی کی تشکیل

لاہور ۱۳ جولائی ۔ مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے نمائندوں اور متازعہ زعماء کے اجتماع میں الجزائر کمیٹی کی تشکیل کی گئی یہ کمیٹی الجزائری قوم پرستوں کی آزادی کے سلسلے میں ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے اقدامات کرے گی ۔

کرنل ناصر یوگوسلاویہ روانہ ہوگئے

قاہرہ ۱۲ جولائی ۔ مصر کے صدر کرنل جمال عبدالناصر آج یہاں سے بذریعہ طیارہ یوگوسلاویہ کے آٹھ روزہ سرکاری دورہ پر روانہ ہوگئے ۔

* ملتان ۔ ۱۳ جولائی ۔ مغربی پاکستان کے وزیر مال خان افتخار حسین خان ممدوٹ نے کل بیان کہا کہ حکومت بے دخل مزارعین کی موجودہ سماجی زندگی میں خلل ڈالے بغیر انہیں ان کے دیہات میں دوبارہ آباد کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے ۔